حضرت خَبّاب بنُ الاَرَتؓ کی تکلیفیں

کمپوزنگ: محمد ذکی الدین لیاقت (انڈیا)

نوٹ: یہ واقعہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کی کتاب حکایاتِ صحابہؓ سے ماخوذ ہے۔

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ بھی ان ہی مبارک ہستیوں میں ہیں جنہوں نے امتحان کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا تھا اور اللہ کے راستہ میں سخت سے سخت تکلیفیں برداشت کیں۔شروع ہی میں پانچ چھ آدمیوں کے بعد مسلمان ہوگئے تھے' اس لئے بہت زمانہ تکلیفیں اُٹھائیں۔لوہے کی زِرہ پہنا کر ان کو دھوپ میں ڈال دیا جاتا جس سے گرمی اور تپش کی وجہ سے پسینوں پر پسینے بہتے رہتے تھے۔اکثر اوقات بالکل سیدھا گرم ریت پر لٹا دیا جاتا جس کی وجہ سے کمر کا گوشت تک گل کر گر گیا تھا۔یہ ایک عورت کے غلام تھے،اس کو خبر پہنچی کہ یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتے ہیں تو اس کی سزا میں لوہے کو گرم کر کے ان کے سر کو اس سے داغ دیتی تھی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ عرصہ کے بعد زمانۂ خلافت میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے ان تکالیف کی تفصیل پوچھی' جو اُن کو پہنچائی گئیں۔اُنہوں نے عرض کیا کہ میری کمر دیکھیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کمر دیکھ کر فرمایا کہ ایسی کمر تو کسی کی دیکھی ہی نہیں۔ اُنہوں نے عرض کیا کہ مجھے آگ کے انگاروں پر ڈال کر گھسیٹا گیا۔میری کمر کی چربی اور خون سے وہ آگ بجھی۔ان حالات کے باوجود جب اسلام کو ترقی ہوئی اور فتوحات کا دروازہ کھلا تو اس پر رویا کرتے کہ خدانخواستہ ہماری تکالیف کا بدلہ کہیں دنیا ہی میں تو نہیں مل گیا۔حضرت

خباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافِ عادت بہت ہی لمبی نماز پڑھی۔ صحابہ رضی اللہ عنہ اس کے متعلق عرض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ رغبت اور ڈر کی نماز تھی۔ میں نے اس میں اللہ تعالیٰ سے تین دُعائیں کی تھیں۔ دو اُن میں سے قبول ہوئیں اور ایک کو انکار فرمادیا۔ میں نے یہ دُعا کی میری ساری اُمت قحط سے ہلاک نہ ہوجائے یہ قبول ہوگئی۔ دوسری یہ دُعا کی کہ اُن پر کوئی ایسا دشمن مسلط نہ ہو جو اُن کو بالکل مٹادے یہ بھی قبول ہوگئی۔ تیسری یہ دُعا کہ ان میں آپس میں لڑائی جھگڑے نہ ہوں یہ بات منظور نہیں ہوئی۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کا انتقال سینتیس ہجری میں ہوا اور کوفہ میں سب سے پہلے صحابی یہی دفن ہوئے۔ ان کے انتقال کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا گذر اُن کی قبر پر ہوا تو ارشاد فرمایا: اللہ خباب رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائیں، اپنی رغبت سے مسلمان ہوا اور خوشی سے ہجرت کی اور جہاد میں زندگی گذاردی اور مصیبتیں برداشت کیں۔ مبارک ہے وہ شخص جو قیامت کو یاد رکھے اور حساب کتاب کی تیاری کرے اور گذارہ کے قابل مال پر قناعت کرے اور اپنے مولا کو راضی کرلے۔ (اسد الغابہ)

فائدہ: حقیقت میں مولا کو راضی کرلینا انہی لوگوں کا حصہ تھا کہ ان کی زندگی کا ہر کام مولیٰ ہی کی رضا کے واسطے تھا۔

پیشکش: ابو زبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]